سوال

(9)قرآنی وغیر قرآنی تعویذ کے متعلق شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآنی وغیر قرآنی تعویذ کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ نے روحانی اورجسمانی مصائب وآلام سے شفایابی کےلیے دم کرنے اور دم کرانے کوجائز قرار دیا ہے اوراس کی ترغیب دی ہے۔ اس کے متعلق بہت واضح اور صحیح احادیث منقول ہیں کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی دم کرتے تھے اوراپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے، تعویذات لکھ کرلٹکانے یااسے دھوکر پینے کے متعلق رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اجازت قولی یا عملی منقول نہیں ہے، شرکیہ الفاظ یا مجہول المعنی کوبطور تعویذ استعمال کرنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے، البتہ قرآنی آیات لکھ کراستعمال کرنے کے متعلق ہمارے اسلاف میں اختلاف رہاہے۔ لیکن ہمارے اس پر فتن دورمیں تواس کے متعلق بہت افراط وتفریط سے کام لیا جاتا ہے، بعض قائلین اورفاعلین تواسے کاروبار کے طور پراپنائے ہوئے ہیں اوراس کاروبار کوجائز قرار دینے کےلیے قرآن وحدیث سے دلائل بھی کشید کرتے ہیں، جبکہ اس کے مانعین ومتشدّدین قرآنی تعویذات کوبھی شرکیہ قراردے کرانتہاپسندی کا ثبوت دیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ایسے حالات میں دم سے بڑھ کراورکوئی نسخۂ کیمیا نہیں ہے کیونکہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم خودایسا کرتے تھے اگرکوئی خوددم نہ کرسکتا ہوتوکسی سے دم کرایا جاسکتا ہے۔ اگر دم کرانے کے بھی مواقع میسر نہ ہوں توقرآنی تعویذات کو عمل میں لایاجاسکتا ہے بشرطیکہ اسے کاروبار یامعمول نہ بنایا جائے، چونکہ ضرورت مند مجبور ہوتا ہے اگرایسے حالات میں اس کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے تواندیشہ ہے کہ وہ دین ودنیا لوٹنے والوں کے ہتھے چڑھ جائے گا۔ اس قسم کی شدید مجبوری کے پیش نظر اگرتعویذ دینے والاشفا منجانب ا کا عقیدہ رکھتے ہوئے اورحاجت مندکوا تعالیٰ پراعتماد ویقین کی تلقین کرتے ہوئے قرآنی تعویذ دیتا ہے توامید ہے کہ ا تعالیٰ کے ہاں بازپرس نہیں ہوگی اگرچہ بہتر یہی ہے کہ وہ خوددم کرے یاکسی سے دم کرانے کوہی کافی سمجھے۔ [وا اعلم بالصواب]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ:51